تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ



نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز با محاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی، اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

ناشر: ضیاء الحسن پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، پاکستان

فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مَنْ اَبِیْ وَیَقُوْلُ الرَّجُلُ
تَضِلُّ نَاقَتُہٗ اَیْنَ نَاقَتِیْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْھِمْ
ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا
عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ حَتّٰی
فَرَغَ مِنَ الْاٰیَۃِ کُلِّھَا،

بَابُ ۲۰۸ قَوْلِہٖ مَا جَعَلَ اللّٰہُ مِنْ بَحِیْرَۃٍ وَّ
لَا سَآئِبَۃٍ وَّلَا وَصِیْلَۃٍ وَّلَا حَامٍ وَّاِذْ قَالَ
اللّٰہُ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ وَاِذْ ھٰھُنَا صِلَۃٌ
اَلْمَآئِدَۃُ اَصْلُھَا مَفْعُوْلَۃٌ کَعِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ
وَّتَطْلِیْقَۃٍ بَآئِنَۃٍ وَّالْمَعْنٰی مِیْدَ بِھَا صَاحِبُھَا
مِنْ خَیْرٍ یُقَالُ مَادَنِیْ یَمِیْدُنِیْ وَقَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّیْکَ مُمِیْتُکَ،

۶۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا
اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ
ابْنِ شِھَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ الْبَحِیْرَۃُ
الَّتِیْ یُمْنَعُ دَرُّھَا لِلطَّوَاغِیْتِ فَلَا یَحْلُبُھَا اَحَدٌ
مِّنَ النَّاسِ وَالسَّآئِبَۃُ کَانُوْا یُسَیِّبُوْنَھَا لِاٰلِھَتِھِمْ
لَا یُحْمَلُ عَلَیْھَا شَیْءٌ قَالَ وَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رض
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ
عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخُزَاعِیَّ یَجُرُّ قُصْبَہٗ فِی النَّارِ کَانَ
اَوَّلَ مَنْ سَیَّبَ السَّوَآئِبَ وَالْوَصِیْلَۃُ النَّاقَۃُ
الْبِکْرُ تُبَکِّرُ فِیْ اَوَّلِ نِتَاجِ الْاِبِلِ ثُمَّ تُثَنِّیْ بَعْدُ

کوئی پوچھتا میرا باپ کون تھا؟ کوئی کہتا میری اونٹنی گم ہوگئی
ہے، بتلایئے وہ کہاں ہے؟ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
اُتاری، یاایھا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء
ان تبد لکم تسؤکم اخیر تک پوری آیت پڑھی

باب ماجعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ
ولا حام کی تفسیر۔ واذ قال اللہ یعیسی بن مریم میں قال (جو ماضی
کا صیغہ ہے) یقول (مستقبل) کے معنوں میں ہے اور اذ زائد ہے
مائدۃ اصل میں مفعول کے معنوں میں ہے (گو صیغہ فاعل کا ہے) جیسے (راضیۃ)
عیشۃ راضیۃ میں مرضیۃ کے معنوں میں ہے اور تطلیقۃ بائنۃ میں[1]
تو مائدۃ[2] کا معنے (ممید) یعنے خیر اور بھلائی جو کسی کو دی گئی اُسی سے
مادنی یمیدنی ابن عباسؓ نے کہا متوفیک کا معنے میں تجھ کو مار ڈالنے والا ہوں[3]

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا، کہا ہم ابراہیم بن سعد نے
انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے
سعید بن مسیب سے انہوں نے کہا بحیرہ وہ دودھیل جانور ہے جس کا
دودھ بتوں کے نام پر روک لیا جائے یعنے کوئی اُس کا دودھ نہ
دوہے اور سائبہ وہ جانور جس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے
اُس پر کوئی بوجھ نہ لادتا نہ سواری کرتا یعنی سانڈ سعید نے کہا
ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے
عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتا
پھرتا ہے، سانڈ کی رسم اُسی نے سب سے پہلے نکالی تھی، سعید نے کہا وصیلہ
وہ بن بیاہی اونٹنی ہے جو پہلے پہل اونٹنی جنے، پھر دوسری بار بھی

---

[1] بائنۃ کی تفصیل صحیح نہیں ہے کیونکہ بائنہ تو اپنے اصلی معنوں میں ہے یعنی اسم فاعل کے تطلیقہ بائنہ سے جُدا کرنے والا طلاق مراد ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اوحرف یائی ہے جیسے باع یبیع ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا، یہ لفظ اگرچہ سورہ آل عمران میں ہے، مگر اس سورۃ میں توفیتنی آیا ہے دونوں کا مادہ ایک ہے، اس لیے اُس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ

بِأُنْثَى وَكَانُوا يُسَيِّبُونَهُمْ لِطَوَاغِيتِهِمْ إِنْ وَصَلَتْ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى لَيْسَ بَيْنَهُمَا ذَكَرٌ وَالْحَامِ فَحْلُ الْإِبِلِ يَضْرِبُ الضِّرَابَ الْمَعْدُودَ فَإِذَا قَضَى ضِرَابَهُ وَدَعُوهُ لِلطَّوَاغِيتِ وَأَعْفَوْهُ مِنَ الْحَمْلِ فَلَمْ يُحْمَلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَسَمَّوْهُ الْحَامِيَ وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدًا قَالَ يُخْبِرُهُ بِهَذَا قَالَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

۶۰۷، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ،

بَابُ ۲۰۹ قَوْلِهِ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ،

۶۰۸، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ

اونٹنی جنے پر اونٹنی نہ جنے، ایسی اونٹنی کو وہ اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، جب وہ برابر دو مادہ جنتی نر نہ جنتی۔ اور حام وہ نر اونٹ ہے جو مادہ پر شمار سے کئی جستیں کرتا (اُسکے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے) جب وہ اپنی جستیں کر چکتا تو بتوں کے نام پر اُس کو رخصت کر دیتے اور بوجھ لادنے سے معاف کر دیتے، اب اُس پر بوجھ نہ لادتے (نہ سواری کرتے) اُس کا نام حام رکھتے[1] اور ابو الیمان (حکم بن نافع) نے کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا میں نے سعید بن مسیب سے یہی حدیث سُنی جو اوپر گذری سعید نے کہا ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا (وہی عمرو بن عامر خزاعی کا قصہ) جو اوپر گذرا، اور یزید بن عبد اللہ بن ہاد نے بھی اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا، انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا[2]

مجھ سے محمد بن ابی یعقوب ابو عبد اللہ کرمانی نے بیان کیا کہا ہم سے حسان بن ابراہیم نے کہا ہم سے یونس نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے کہ حضرت عائشہ رض نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دوزخ کو دیکھا وہ اپنے آپ کو کچل رہی تھی (اس قدر تیزی تھی) اور میں نے عمرو بن عامر کو (وہاں) اپنی آنتیں کھینچتے دیکھا اُسی نے پہلے پہل سانڈ چھوڑنے کی رسم نکالی۔

باب وکنتُ علیهم شهیدًا مادمتُ فیهم فلمّا توفیتنی کنت انت الرّقیب علیهم وانت علٰی کلّ شئ شهیدٌ ۔ کی تفسیر۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم کو مغیرہ بن نعمان نے خبر دی، کہا میں نے سعید بن جبیر سے

[1] حام کا معنی بچانیوالا یعنے اُس نے دس بچے جنا کر اپنی پیٹھ کو بچالیا، اب کوئی اُس پر بوجھ نہیں لاد سکتا ۱۲ منہ [2] اسکو ابن مردویہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَالَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِبْرَاهِيمُ أَلَا وَإِنَّهُ يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ فَيُقَالُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ،

بَابٌ ٢١ قَوْلُهُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ،

۶۰۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ وَإِنَّ نَاسًا يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ إِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ،

سُنا، انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا فرمایا لوگو! تم اللہ کے سامنے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ حشر کیئے جاؤ گے، پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی، کما بدأنا اول خلق نعیدہٗ وعدا علینا انا کنا فاعلین ط پھر فرمایا سُن لو! قیامت کے دن ساری خلقت میں پہلے ابراہیم پیغمبرؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری اُمت کے کچھ لوگ حاضر کیئے جائیں گے، اُنکو بائیں (دوزخ کی) طرف لے چلیں گے، مَیں عرض کرونگا پروردگار! یہ تو میرے ساتھ والے ہیں، جواب ملیگا تم نہیں جانتے تمہارے بعد جو انہوں نے نئی نئی باتیں (بدعتیں نکال لیں، اُسوقت میں وہی کہونگا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسٰیؑ) نے کہا، میں جبتک اُن لوگوں میں رہا اُن کا حال دیکھتا رہا جب تو نے مجھ کو (دنیا سے) اُٹھا لیا اُس کے بعد تجھی کو اُنکی خبر ہے، جواب ملے گا جب سے تم اُن سے جدا ہوئے اُسی وقت سے برابر یہ لوگ ایڑیوں کے بل (اسلام سے پھر گئے تھے)[1]

باب ان تعذبہم فانہم عبادك وان تغفر لھم فانك انت العزیز الحکیم ط کی تفسیر۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے مغیرہ بن نعمان نے کہا مجھ سے سعید بن جبیر نے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا (قیامت کے دن) تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگوں کو بائیں جانب دوزخ کی طرف لے جائیں گے[2] مَیں اُسوقت وہی کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسٰیؑ) نے کہا وکنت علیہم شہیدًا ما دمت فیہم اخیر آیت العزیز الحکیم تک۔

[1] قسطلانی نے کہا وہ اکثر گنوار لوگ ہیں جو دنیا کی رغبت سے مُسلمان ہوئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے ۱۲ منہ رحمہ اللہ [2] جن کو مَیں دنیا میں مسلمان سمجھتا تھا ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ؛